# مرد اپنی ساری کمائی عورت کے حوالے کر دیتا ہو تو قربانی کس پر لازم ہوگی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے یہاں مرد جو کماتا ہے اور جتنا پیسہ ملتا ہے، وہ سارا گھر خرچ کے لیے اپنی زوجہ کو دے دیتا ہے، تو مجھے یہ پوچھنا ہے کہ پھر قربانی کس کے نام سے ہوگی؟ مرد کے نام سے یا اس کی زوجہ کے؟ کیوں کہ سارا پیسہ تو بیوی کے پاس ہے تو مالک نصاب کون ہوگا؟ مہربانی فرمائے جلد جواب عنایت فرمائیں اور شکریہ کا موقع دیں۔

## جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عموماً مرد حضرات اپنی گھر والیوں کو گھر خرچ کے لیے جو پیسے دیتے ہیں، وہ اس کا مالک نہیں بناتے بلکہ گھریلو اور ضروری اخراجات کے لئے دیتے ہیں، ایسی صورت میں جو رقم اخراجات سے بچ جائے وہ شوہر کی ملک ہوگی، اور اس رقم کی وجہ سے شرائط کی موجودگی میں قربانی شوہر پر ہی لازم ہوگی، لہذا وہ اپنے نام سے قربانی کرے گا۔ اور اگر عورت کے پاس اس کے علاوہ کوئی نصاب نہ ہو تو اس پر قربانی لازم نہیں ہوگی۔

اور اگر بالفرض شوہر اس رقم کا بیوی کو مالک بنادے اور وہ رقم حاجت اصلیہ سے زائد ہو اور رقم اتنی ہو کہ قرض ہو تو اس کو مائنس کرنے کے بعد وہ تنہا یا زوجہ کے دوسرے مال کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچتی ہو تو اس رقم کی وجہ سے بیوی پر قربانی لازم ہوگی، لہذا اسی کے نام سے کی جائے گی۔ اور شوہر کے پاس اس کے علاوہ حاجت اصلیہ اور قرض سے فارغ کوئی نصاب نہ ہو تو شوہر پر قربانی لازم نہیں ہوگی۔

فتاوی رضویہ میں ہے "جو کچھ روپیہ زید نے زوجہ اولیٰ یا ثانیہ کو دیا اگر تملیکاً دیا اس کی مالک زوجات ہیں اور اس سے جو اسباب خریدا انہیں کا ہے اور اگر تملیکاً نہ دیا گھر کے خرچ کے لئے دیا اور عورات کو حسب دستور اسباب خانگی خریدنے کی اجازت دی تو وہ اسباب اور جتنا روپیہ بچا ہو سب ملک زید ہے ۔ "(فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ 351، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

**مجیب:** مولانا محمد سعید عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-3957

**تاریخ اجراء:** 27 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/24 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net